2 اگست 1962

از عدالت عظمیٰ

امرتسر ریون اور سلک ملز

بنام

دیئر ورکمن

(پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، کے۔ سی۔ داس گپتا اور جے۔ آر۔ مدھولکر، جسٹسز۔)

صنعتی تنازعہ—بخشش اسکیم، تیار کرنا—درستگی—آجر کی مالی حیثیت—بخشش کی رقم—حد، اگر اور کب رکھی جانی چاہیے—متعلقہ حقائق پر انحصار کرنے کا ٹریبونل کا عزم۔

موجودہ اپیل اپیل گزار اور جواب دہندگان کے درمیان صنعتی تنازعہ سے پیدا ہوتی ہے۔انڈسٹریل ٹریبونل نے ایک ایوارڈ دیا اور اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل دائر کی۔

اپیل گزار کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل کے لیے ٹریبونل کے سامنے کوئی مقدمہ نہیں ہوا تھا۔اس بات پر مزید زور دیا گیا کہ اگر گریچوئٹی اسکیم تیار کرنی بھی پڑی تو ٹریبونل نے ملازمین کو ادا کی جانے والی گریچوئٹی کی رقم پر کوئی حد مقرر نہ کرنے میں غلطی کی۔تیسرا نکتہ یہ اٹھایا گیا کہ ایک ماہ کی بنیادی اجرت جو اسکیم کے ذریعے فراہم کی گئی تھی حد سے زیادہ تھی اور اسے کم کر کے 15 دن کی بنیادی اجرت کر دیا جانا چاہیے۔

مانا گیا کہ اپیل کنندہ کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل جائز تھی۔ایک عام اصول کے طور پر، جہاں ریٹائرمنٹ اور گریچوئٹی کے لیے کوئی التزام کافی معقول شرح پر ادا نہیں کیا جاتا ہے، اسکیم کے تحت قابل ادائیگی گریچوئٹی کی رقم پر ایک حد رکھی جانی چاہیے۔اگرچہ ایک ہی علاقے میں ایک ہی صنعت میں بنائی گئی گریچوئٹی اسکیموں کو بنیادی یا پرتشدد اختلافات کا انکشاف نہیں کرنا چاہیے لیکن گریچوئٹی کی شرح جو کسی خاص معاملے میں دی جانی چاہیے اس کا انحصار اس معاملے کے حقائق پر ہوگا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1961: کی سول اپیل نمبر 394،

1958 کے حوالہ نمبر 43 میں انڈسٹریل ٹریبونل، پنجاب کے 6 نومبر 1960 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے ہندوستان کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ،

ایس کے کپور، بشمبیر لال، بی این کرپال اور کے کے جین۔ جواب دہندگان کے لیے جنارڈن شرما۔

.1962 اگست، .2 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر، جے۔ — یہ اپیل اپیل کنندہ امرتسر ریون اینڈ سلک ملز اور اس کے کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعہ کی وجہ سے سامنے آئی ہے۔ یہ تنازعہ اصل میں مدعا علیہان کی طرف سے اپیل گزار کے خلاف کیے گئے سات مطالبات سے متعلق تھا اور ان سات مطالبات کو حکومت پنجاب نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 10(1)(d) کے تحت صنعتی ٹریبونل، جالندور کو صنعتی فیصلے کے لیے بھیجا تھا۔ ٹریبونل نے ان مطالبات کے سلسلے میں اپنا فیصلہ دیا ہے۔ موجودہ اپیل میں، جو خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں لائی گئی ہے، ہم اس ایوارڈ سے متعلق فکر مند ہیں کیونکہ یہ مدعا علیہان سے متعلق ہے، گریچوئٹی اسکیم کے لیے دعوی کرتے ہیں۔ اپیل گزار نے زور دے کر کہا کہ گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل کے لیے کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا ہے۔ اس عرضی کو ٹریبونل نے مسترد کر دیا ہے اور گریچوئٹی اسکیم تیار کی گئی ہے۔ یہ اس اسکیم کی ملکیت اور جواز ہے جسے مسٹر کپور نے اس معاملے میں اپیل کنندہ کی جانب سے ہمارے سامنے چیلنج کیا ہے۔

ٹریبونل کی طرف سے بنائی گئی اسکیم اس طرح پڑھتی ہے:

(1) کسی ملازم کی موت کی صورت میں جب وہ ادارے کی خدمت میں ہو تو وہ جسمانی یا ذہنی معذوری کی وجہ سے مزید خدمات انجام دینے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ اس کی خدمت کے ہر سال کے لیے ایک ماہ کی بنیادی اجرت۔

موت کی صورت میں گریچوئٹی متوفی کارکنوں کے وارثوں یا تفویض کردہ افراد کو ادا کی جائے گی۔

(2) کمپنی کی طرف سے ملازم کی ملازمت ختم ہونے پر جب اس نے پانچ ملازم رکھے ہوں۔ سال کی خدمت — اس کی خدمت کے ہر سال کے لیے آدھے مہینے کی بنیادی اجرت۔

(3) اس ملازم کو کوئی گریچوئٹی ادا نہیں کی جائے گی جو اپنی ملازمت سے استعفی دیتا ہے لیکن اگر اس نے مسلسل پندرہ سال خدمات انجام دی ہیں اور بڑھاپے یا طویل علالت کی وجہ سے مزید خدمات انجام دینے کے لیے نااہل قرار دیا جاتا ہے تو اسے اس کی خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے ایک ماہ کی بنیادی اجرت کی شرح سے گریچوئٹی دی جائے گی۔

(4) اس ملازم کو کوئی گریچوئٹی قابل ادائیگی نہیں ہوگی جسے بدانتظامی کے الزام میں برخاست کیا گیا ہو۔

اپیل کنندہ کی اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے کہ کوئی اسکیم نہیں بنائی جانی چاہیے، ٹریبونل نے پایا ہے کہ اپیل کنندہ جو 1934 میں شروع کی گئی تھی امرتسر کی سب سے بڑی ٹیکسٹائل ملز ہے اور اس کا اب تک کا کیریئر پورے سلسلے میں کامیاب رہا ہے۔ ادارے کا سرمایہ کاری شدہ سرمایہ Rs.14 لاکھ ہے اور اس کا ورکنگ کیپٹل 2,70,000 روپے ہے۔ اس کے رول پر 1,250 ملازمین ملازم ہیں جن کی ماہانہ اجرت کا بل 1,20,000 روپے آتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ 1946 سے اپنے کارکنوں کو بونس ادا کر رہا ہے اور اس نے سرمایہ کاری شدہ سرمائے پر منافع کی اجازت دی ہے۔ یہ پروویڈنٹ فنڈ اور ایمپلائز اسٹیٹ انشورنس اسکیم میں حصہ ڈالتا ہے۔ اپیل کنندہ کی اس مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے، اور ہم صحیح سمجھتے ہیں، کہ اپیل کنندہ گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل کے مطالبے کی کامیابی سے مزاحمت نہیں کر سکتا۔

تاہم، مسٹر کپور کا مؤقف ہے کہ اگرچہ گریچوئٹی اسکیم تیار کرنی ہے، لیکن ٹریبونل نے ملازمین کو ادا کی جانے والی گریچوئٹی کی رقم پر کوئی حد مقرر نہ کرنے میں غلطی کی۔ ہماری رائے میں، یہ تنازعہ اچھی طرح سے مبنی ہے۔ عام طور پر، جہاں ریٹائرمنٹ کے لیے کوئی التزام نہیں ہے اور گریچوئٹی کو کافی معقول شرح پر ادا کیا جاتا ہے، انڈسٹریل ٹریبونلز کے ذریعے بنائی گئی گریچوئٹی اسکیمیں عام طور پر ایک حد فراہم کرتی ہیں، اور اس لیے، ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ٹریبونل کو اس عام طور پر قبول شدہ پوزیشن سے الگ ہونے میں کس طرح جائز قرار دیا گیا۔ موجودہ معاملے میں طے شدہ شرح غیر ضروری طور پر کم نہیں ہے اور تسلیم شدہ طور پر، ریٹائرمنٹ کا کوئی التزام نہیں ہے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کا یہ دعوی جائز ہے کہ اسکیم کے تحت قابل ادائیگی گریچوئٹی کی رقم پر ایک حد لگائی جانی چاہیے۔ مجموعی طور پر، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ معقول ہوگا اگر اسکیم کے تحت قابل ادائیگی گریچوئٹی کی زیادہ سے زیادہ رقم 15 ماہ کی بنیادی اجرت پر مقرر کی جائے۔ ہمیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ اس نتیجے پر پہنچنے میں ہم کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے کرنے کی تجویز نہیں کرتے کہ ہر معاملے میں ایک حد مقرر کی جانی چاہیے اور یہ کہ یہ 15 ماہ کی بنیادی اجرت کی ترتیب کا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ ہم نے بار بار مشاہدہ کیا ہے، گریچوئٹی اسکیم بنانے میں، تمام متعلقہ عوامل کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے اور اس لیے، لامحالہ اسکیمیں ہر معاملے میں مختلف ہونے کا امکان ہے۔

مسٹر کپور اس کے بعد دعوی کرتے ہیں کہ ایک ماہ کی بنیادی اجرت جو شق (1) اور (3) کے ذریعے فراہم کی گئی ہے حد سے زیادہ ہے اور اسے کم کر کے 15 دن کی بنیادی اجرت کر دی جانی چاہیے۔ یہ دلیل یہ ہے کہ پنجاب میں گریچوئٹی اسکیموں کا

معمول کا نمونہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ 15 دن کی بنیادی اجرت ہے جو اسی طرح کی شقوں کے تحت فراہم کی جاتی ہے۔اپنی دلیل کی حمایت میں، مسٹر کپور نے ہمیں اپنے تیار کردہ کچھ ایوارڈز کا حوالہ دیا ہے۔نیو انڈیا ایمبرایڈری ملز، چھہرتا میں بنائی گئی گریچوئٹی اسکیم میں 15 دن کی اجرت کو بنیاد کے طور پر اپنایا گیا ہے، لیکن اس ایوارڈ میں مہنگائی الاؤنس شامل ہے (اور اس لیے یہ التزام زیادہ مددگار نہیں ہے کیونکہ موجودہ معاملے میں شرح صرف بنیادی اجرت کے حوالے سے طے کی گئی ہے۔نیملا ٹیکسٹائل فائنشنگ ملز، چھہرتا میں بنائی گئی اسکیم نیو انڈیا ایمبرایڈری ملز کے تحت بنائی گئی اسکیم کی طرح ہی ہے اور اس لیے اس کے بارے میں بھی یہی تبصرہ کیا جانا چاہیے۔ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکسٹائلز، بھیوانی میں گریچوئٹی اسکیم نے خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے 1/2 ماہ کی بنیادی اجرت کی بنیاد کو اپنایا ہے، لیکن اسکیم کے ذریعے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔دوسری طرف، شمبھوناتھ اینڈ سنز لمیٹڈ، امرتسر میں گریچوئٹی اسکیم، خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے ایک ماہ کی بنیادی اجرت کو اپناتی ہے اور اسی طرح انڈیا وولن ٹیکسٹائل ملز، چھہرتا، اور انڈیا کیلیکو پرنٹنگ ملز میں بھی اسکیم کو اپناتی ہے۔جگتجیت کاٹن ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ، پھگواڑہ کے پاس 1/2 ماہ کی بنیادی اجرت ہے؛ پنجاب ڈسٹلنگ انڈسٹریز لمیٹڈ، ایک ماہ کی بنیادی اجرت فراہم کرتا ہے؛ اسی طرح نیو ایگرٹن وولن مل، دھاریوال بھی کرتی ہے۔جوالا فلور ملز امرتسر پانچ سال کی خدمت کرنے والے کارکنوں کی صورت میں اور پانچ سال سے زیادہ خدمت کرنے والے کارکنوں کی صورت میں ایک ماہ کی بنیادی اجرت کی شرح پر ایک تہائی ماہ کی بنیادی اجرت فراہم کرتا ہے۔اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کہ پنجاب میں گریچوئٹی اسکیموں کا نمونہ ہمیشہ خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے 15 دن کی بنیادی اجرت کی شرح کو اپنانے کو ظاہر کرتا ہے، ہمارے سامنے موجود فریقین کی طرف سے پیش کردہ متعدد ایوارڈز کی حمایت نہیں کرتا ہے، اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ ایوارڈ معاملے میں کسی مقررہ یکساں انداز سے ہٹ گیا ہے۔

مسٹر کپور نے پھر بھارت کھنڈ ٹیکسٹائل ایم ایف جی میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا۔کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ٹیکسٹائل لیبر ایسوسی ایشن احمد آباد (1) جہاں گریچوئٹی اسکیم ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ ایکٹ، 1952 کے نفاذ سے پہلے کی مدت کے لیے خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے ایک ماہ کی بنیادی اجرت فراہم کرتی ہے، اور اس کے بعد خدمت کے ہر مکمل سال کے لیے نصف ماہ کی بنیادی اجرت، زیادہ سے زیادہ 15 ماہ کی بنیادی اجرت کے تابع ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایوارڈ ہے۔جس کے ساتھ یہ عدالت اس معاملے میں نمٹ رہی تھی، اس نے 1952 سے پہلے کی گریچوئٹی اسکیموں اور اس کے بعد کی اسکیموں کے درمیان فرق کیا تھا، اور یہ فرق اس حقیقت پر مبنی تھا کہ ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ ایکٹ 1952 میں نافذ ہوا تھا۔لہذا، ہمیں نہیں لگتا کہ یہ تجویز کرنا مناسب ہوگا کہ چونکہ اس طرح بنائی گئی اسکیم کو اس عدالت نے اپیل میں قبول کر لیا تھا، اس لیے اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر معاملے میں نصف ماہ کی بنیادی اجرت 1952 کے بعد ادا کی جانی چاہیے۔

مسٹر کپور نے اروند ملز کوآپریٹو سپلائی سوسائٹی لمیٹڈ، احمد آباد بمقابلہ ان کے ورک مین میں راجکوٹ میں انڈسٹریل ٹریبونل کے فیصلے پر بھی بھروسہ کیا ہے۔(1). اس معاملے میں ٹریبونل کی طرف سے بنائی گئی اسکیم میں بلاشبہ 15 دن کی بنیادی اجرت فراہم کی گئی ہے جیسا کہ مسٹر کپور نے مرکوز کیا ہے اور 10 ماہ کی بنیادی اجرت کی حد مقرر کی گئی ہے۔اسی طرح، راشٹریہ مل مزدور سنگھ، بمبوئی بمقابلہ مل مالکان ایسوسی ایشن، بمبئی (2) میں بنائی گئی گریچوئٹی اسکیمیں کافی حد تک بھارت کھنڈ ٹیکسٹائل ایم ایف جی

میں بنائی گئی اسکیموں سے ملتی جلتی دکھائی دیتی ہیں۔کمپنی لمیٹڈ (3)۔ان فیصلوں سے محض یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انڈسٹریل ٹریبونلز کے ذریعے بنائی گئی کچھ گریچوئٹی اسکیموں کے ذریعے 15 دن کی بنیادی اجرت کو شرح کے طور پر اپنایا گیا ہے۔تاہم، ہم قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔مسٹر کپور کا یہ دعوی کہ یہ فیصلے اس عام دلیل کی تائید کرتے ہیں کہ ہمیشہ 15 دن کی بنیادی اجرت کی شرح کو اپنایا جانا چاہیے۔یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا فیصلہ ٹریبونل کو ہر معاملے کے حقائق پر کرنا ہوتا ہے؛اور اگرچہ یہ مطلوب ہو سکتا ہے کہ ایک ہی علاقے میں ایک ہی صنعت میں بنائی گئی گریچوئٹی اسکیمیں بنیاد پرست یا پرتشدد اختلافات کو ظاہر نہ کریں، لیکن اس دلیل کو قبول کر کے یکسانیت متعارف کرانا ممکن نہیں ہوگا کہ گریچوئٹی اسکیموں میں 15 دن کو غیر متغیر شرح کے طور پر مانا جانا چاہیے۔ہمارے سامنے پیش کردہ مواد پر، ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ اپیل کے تحت ایوارڈ کی طرف سے اپنائی گئی بنیاد نے پنجاب میں اسی صنعت میں رائج طرز سے یا تو پرتشدد یا بنیاد پرست انحراف کیا ہے یا بصورت دیگر خوبیوں پر بلا جواز ہے۔یہ حقیقت کہ ہم اپیل کے تحت ایوارڈ کی طرف سے مقرر کردہ شرح میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ہمارے مطابق، اس شرح کو دوسرے معاملات میں ان میں سے ہر ایک میں متعلقہ حقائق کے حوالے کے بغیر اپنایا جانا چاہیے۔

نتیجہ یہ ہے کہ ایوارڈ میں 15 ماہ کی بنیادی اجرت کی حد مقرر کر کے ترمیم کی جاتی ہے۔بقیہ ایوارڈ کی تصدیق ہو جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document